

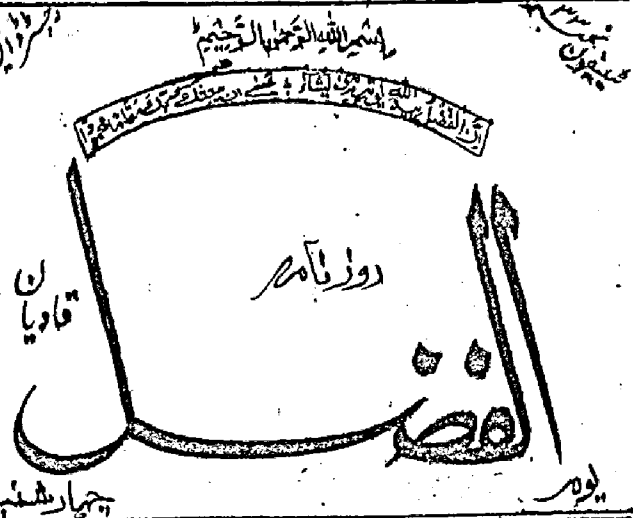
مدینۃ المسیح

ٹوہری ۱۲ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اہل علم و بحث م بذریعہ خون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

تادیان ۱۲ ماہ صلح۔ حضرت ام المومنین مظلہ العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ نا الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کسملہ اللہ تعالیٰ کو کل رات بھر نالائق میں درد کی تکلیف ہو گئی ہے۔ آج قدرے آفاقہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بشر ذیل مندرجہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۲ ماہ صلح ۲۶ ش ۳ | ۲۸ صفر ۱۳۹۶ | ۲۲ جنوری ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۸

مسلمان عورتوں کو بے پردگی کی تلقین

۱۸ جنوری کو مام دیو پور (پنجاب) میں ہمارے قتل کے وقت تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے چند نہایت ہی عجیب و غریب باتیں کہی ہیں جنکا ل میں اتنی مدت تمام کے بعد آپ کو معلوم ہو جانا چاہیے۔ قند کو ہندو مسلم پولی کا پرچار ایک ایسا مشن ہے۔ جو کبھی کامیاب نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ ہندو مسلم پولی سے آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ قند۔ مذہب اور مذہب مداح میں ہندو اور مسلمان کی ذہنیت ایک ہی ہے۔ جس طرح دودھ گاؤں کو کھالی میں پھینکا کر ایک کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ہندو مسلمان دونوں ایک ہی قوم ہو جاتے۔ باقی دنیا کو چھوڑ کر ہم ہندوستان ہی کو لیتے ہیں۔ کہ باوجود بعض قدیم و جدید بزرگوں کی بے حد کوششوں کے خود ہندوؤں کے چاروں درجنوں اس طرح شیخ شکر نہیں ہو سکے۔ تو پھر یہی طرح ممکن ہے۔ کہ مسلمان ان سے ایسا تمدن۔ اپنے مذہب اپنے رسم و رواج میں ایک ہو جائیں۔ خود گاندھی جی بھی تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ مسلمان آپ کی رام دھن میں شریک ہونا پسند نہیں کرتے۔ اسکی وجہ ہم نے کسی پچھلی اشاعت میں بیان کی تھی۔ اگر گاندھی جی اس پر غور فرمائیں۔ تو ان کو اور ان کے ہم خیالوں کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور ان کا بہت سا وقت جو وہ ایسی ناممکن باتوں میں صرف کر رہے ہیں۔ بچ سکتا ہے۔ آپ کو یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لینی چاہیے۔ کہ مسلمان معنی کوشش کرنے کے لئے ہی کسی ایسے فعل میں شریک نہیں ہو سکتے۔ جو ان کی ذہنیت

میں مشرک کا نہ ہے۔ قرآن کریم نے شرک کو بے پردہ لگانا بیان کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ کوئی مسلمان جس کو اسلام کی ذرا بھی خیر ہے۔ کبھی گاندھی جی کی باتوں میں پہلی آسکتا۔ اس لئے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس قسم کی وحدت کی کوششیں جس طرح پہلے ناکام ثابت ہوئیں۔ ہمیشہ ہوتی رہیں گی۔ اگر کبھی عہد میں یہ کوشش بڑے طعنان سے کی گئی تھی۔ اور اس میں دنیا ہر جو ذرا سی کامیابی ہوئی تھی۔ تو وہ صرف درباری لوگوں تک ہی محدود رہی اور وہ بھی اس کو خود اکبر جیسے خود مختار بادشاہ نے اسکو راج کی تھا۔ لیکن حکومت کا دباؤ شے ہی اس غیر فطری وحدت کی دھجیاں ارگٹیں۔ اور ایک ہی خدا کے بندے حضرت محمد اللہ ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اکبر ابراہیم خلیفہ عظیم وغیرہ کا ہانا ہوتا مانا تو پھر پھر لوگ کھدیا۔ گاندھی جی نے اس نئی تقریر میں فرمایا ہے۔

”مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود میرے پاس راکوں کی موجودگی کے مسلمان عورتیں میرے سامنے نہیں آتی۔ پھر نارائن پوری ہمارے قتل کے وقت تقریر کرتے ہوئے کہنے فرمایا۔

”میں ایک واقعہ سناتا ہوں۔ جو تقریباً مدت ہوئی پیش آیا۔ وہ یہ کہ گھر کے بڑے بڑے مسلمان چاہتے تھے کہ میں ستورات سے ملاقات کروں۔ میں نے کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ بیشک ہندو عورتیں پر راتیں میں کثرت سے شامل ہوتی ہیں اس لحاظ سے وہ زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ مگر ان کو اپنی مسلمان بہنوں کی امداد کرنی چاہیے۔ اور ان کو

توان سے یہ صاف معلوم ہوگا۔ کہ جس قسم کی بے پردگی ہندو عورتوں میں رائج ہے۔ اور اب مغرب کی تقلید میں جس طرف یہ رویہ رہی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ایک مسلمان عورت کے لئے وہ جائز ہی نہیں ہے۔ بلکہ نہایت بدشرعی اور بے عزتی کی بات ہے۔ اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ عورت خواہ جوان ہو یا بوڑھی بے حجاب غیر مردوں کے ساتھ میل جول رکھے۔ اور حکم کھانا ہندو اور مغربی عورتوں کی طرح بازاروں کو چوں۔ سیر گاہوں میں اپنی زینت کی نمائش کرتی پھرے۔

باقی رہے پردے کے نقصانات۔ تو یہ محض خیالی باتیں ہیں۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں نے تقریباً ہزار بارہ سو سال تمام علوم دنیا پر حکومت فائدہ کے طور پر اپنا تسلط قائم رکھا ہے۔ اور اس دوران میں نہایت سختی سے پردے کی پابندی میں کی ہے۔ اور موجودہ نئی دنیا کی بنیاد اپنی مسلمانوں نے رکھی تھی۔ جنہوں نے احکام پردہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کی۔ کتنی حیرت ہے۔ کہ زمانے کے رسم و رواج گاندھی جیسے اتنے بڑے آدمی پر بھی اثر انداز ہونے سے نہیں رہ سکے۔ جو ایک طرف تو چرخہ کا تے ہیں ہندوستان کی نجات سمجھتا ہے۔ اور دوسری طرف مغربیت کی اس قدر دلدادگی کہ ہندو عورتوں کو کھینک لی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی مسلمان بہنوں کو بھی وہی بے پردگی اور بے کسری سکھائیں۔ جس کی وہ خود شہر ہو چکی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں۔

پردے کی غلامی سے رہائی دلائی چاہیے۔ اگر وہ اس سبائیک کے فرض میں کوتاہی کریں گی۔ تو یہ ان کا تصور ہو گا۔

پھر گاندھی جی نے کہا۔

”ہندوستان آزادی کا خواہشمند ہے۔ لیکن اگر آبادی کا نصف حصہ مخدوش حالات میں رہے گا۔ تو جس رنگ کی آزادی لوگوں کو ملے گی۔ کبھی کامل نہیں ہو سکتی۔“

پھر گاندھی جی نے نہایت سہمزدانہ لہجہ میں حاضرین میں سے بڑے بوڑھوں کو اس کی کر۔ ”پردے کے بد اثرات پر زیادہ غور کرنا چاہیے۔ اور کم سے کم وقت میں اس سے خلاصی پالینی چاہیے۔ میرے خیال میں پتھیر صاحب (سید اللہ علیہ السلام) نے ایسے پردہ کا حکم نہیں دیا۔ جس طرح کا مجھے دیکھنے کے موقعے حاصل ہوئے ہیں۔“

ہم اس کے سوا کیا عرض کریں۔ کہ یا تو گاندھی جی نے اسلامی پردہ کے احکام سے ہی نہیں۔ اور یا وہ دیدہ و دانستہ مسلمان عوام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں میں پردہ کوئی رسم و رواج کے طور پر داخل نہیں ہوا۔ بلکہ اسکی بنیاد شریعت اسلامیہ کی جامع کتاب قرآن کریم کے حکم احکام پر ہے۔ اور یہ احکام خدا تعالیٰ کے احکام ہیں۔ نہ کہ کسی ان کے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اسے علم پایا۔ وہ من و عن لوگوں کو سنایا۔ اپنی طرف سے اس میں کچھ زیادہ نہیں کیا۔ قرآن کریم میں جو پردے کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ ان کا مطلق الحکم

چل مگر سنبھل کے چل

میں نے کب کہا نہ چل چل مگر سنبھل کے چل
 پاؤں جاٹیکا کھیل مت اچھل اچھل کے چل
 پیسے کی ایک دن گردش نیک تجھے
 مال کے غرو میں دل نہ یوں سل کے چل
 آسمان گر پڑا؟ یا زمین پھٹ گئی؟
 بس نہ یوں اکڑا کر اور چل چل کے چل
 عقل کا جو جال ہے تو نے یہ بُنا جو
 آپ اپنے جال سے ایک پل نکل کے چل -
 منزلیں بدل گئیں راستے بدل گئے
 تیری چال ہے وہی چال اب بدل کے چل
 یہ ہے عشق کا سفر مشکلات سے نہ ڈر
 اس کی امید کو پاؤں میں کچل کے چل
 راہ میں قفس بھی ہیں خاک و خار و خس بھی ہیں
 خانہاں جلا کے چل آگ بن کے چل کے چل تنویر

اور مسلمانوں کی تہذیبی وحدت تو کیا اتحاد
 کا بھی خیال اپنے دل سے نکال دیں کیونکہ
 ابھی ایسی باتیں باغیرت مسلمان ہرگز نہیں
 سنیں گے خواہ وہ کتنے ہی کانگریسی کیوں نہ
 ہو جائیں۔

بیشک آج ہندوؤں اور مغربی عورتوں کی
 دیکھا دیکھی بعض تعلیم یافتہ مسلمان عورتیں
 بھی پردے کی چادر دھوری سہانہ مگر منفر
 عام پر مصروف فراموش ہیں۔ مگر نہ تو یہ
 بات مستحسن ہے اور نہ عام مسلمان عورتوں
 کو بے پردگی کی تلقین کرنے کی یہ کوئی
 دلیل ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام پر وہ کام
 حامی بھی نہیں بلکہ بے پردگی کو نہایت مذموم
 خیال کرتے ہیں۔ اور اس کو بد اخلاقی اور بد معاشری
 کی اساسی اینٹ سمجھتے ہیں۔

ہم نہیں کہ گاندھی جی کو ان بدستار کچ کا علم
 نہیں جو اس بے پردگی کی وجہ سے ہندوستانیوں
 کے لیے ہونے والے نقصان کے بارے میں واقف
 آپ کو کہہ لے نہیں ہوں گے۔ اور نہ آپ کو خود
 سنبھل ذاتی ماحول کے واقعات فراموش ہونے
 دیا نہیں۔ ہر سب برکات بے پردگی کی ہیں۔
 سپر مغربی دنیا کے نظارے بھی دیکھیں اور
 تذکرے سنیں ہوں گے۔

اور اسی حال ہندو ہونے کے باوجود اگر
 گاندھی جی کے خیالات پر دے کے مشتاق اس
 قسم کے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے اپنی تقریر میں
 بیان کئے ہیں اور جیسا کہ عین آپ کی تصاویر
 بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔ جن میں آپ عورتوں کے
 کمرے میں پر ہاتھ رکھ کر سفر کرتے ہوئے دکھائے
 گئے ہیں۔ تو ہماری عرض ہے کہ آپ ہندوؤں

وہانت داری بڑا جوہر ہے اسے قائم رکھیں!

جوہر کی عمدہ صاحب حوالہ کوثر ماسٹر ابن چوہدری فضل احمد صاحب ڈی بی کی سکون اپنے
 آقا کے حضور بھیجتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات اور مجھے معجزات دکھائے ہیں۔

کہ ایک بنا آدمی ان کو سن کر احمدیت قبول کر لیا
 ہے۔ یہ فضائل مذاہب نے اپنے فروع مغربی کو
 وہانت داری سے پرہیز کرنے کی پوری کوشش کی ہے
 باوجودیکہ بعض افراد نے مخالفت بھی کی کہ
 میں اس سے باز رہوں اور میری مذہبی حیثیت
 بھی سخت نہ ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری
 مدد فرمائی۔ کئی دفعہ میری جان بھی کئی دفعہ
 میری عزت بھی۔ یہ سب اس کے احسانات
 ہیں جن کا شمار کا میری طاقت سے باہر ہے۔
 اور یہ محض حضور کی دعاؤں کا اثر اور احمدیت
 کی برکات کا موجب ہے۔

میرے آقا کی سیرے دل میں رشک پیدا ہوا کہ میں کیوں دوسروں کے پیچھے ہوں۔
 پس تحریک جدید کے تیرہویں سال کا چندہ میں بڑھاتا ہوں۔ میں نے تیرہویں سال کے لئے
 اس ماہ چالیس روپے ارسال کئے تھے۔۔۔ اور دس روپے اور پیچھے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر آج ایک
 اخبار الفضل کا پرچہ میری نظر گذرا جس میں ایک ایسے نازک حوالہ کی طرف سے تین سو روپے یا اس
 سے کم دیکھیں اور کرنے کا کھٹا تھا۔ میرے دل میں آیا کہ میں کیوں پیچھے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے
 صدقوں کے بعد میری زندگی کی قربانیوں کا موقع خدا کے صلے کے موجب کے بارگاہ زمانہ میں چاہت
 مجھ کو عطا فرمایا ہے۔ لہذا میں ان کئے وعدے سے پچاس روپے زیادہ کرنا چوں حضور
 دعاؤں میں کہ اللہ تعالیٰ بتوفیق عطا فرمائے کہ عہدہ سید اور سکون۔

حضور ربیعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تہنیت مبارک سے ۵۰ روپے کی رقم لے کر خزانہ امین حسن انجمن
 اور دیانت داری بڑا جوہر ہے اسے قائم رکھیں۔ رقم فرمایا

پس دفتر اول کے تیرہویں سال کا وعدہ کرنے دے جن کا بیان دعا میں کہہ رہے کہ عہدہ
 حقیقی قربانی پر مشتمل نہیں وہ اب ان خزانوں اور دفتر دوم کے سالانہ سرمہ کا وعدہ کرنے دے

ایک اور مجاہد احمدیت کی انگلستان کو روانگی

جناب چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی بی کے ایل ایل۔ بی کا الوداع
 قادیان ۲۶ مارچ ۱۹۲۴ء آج میں جے کی گاڑی سے جناب چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بی بی کے

ایل ایل بی بی نے بیانیہ مقدمہ کے پیش نظر انگلستان
 روانہ ہوئے۔ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع
 کہنے کے لئے شیش پرست سے احباب موجود
 تھے۔ جنہوں نے چوہدری صاحب کے گئے میں ہر
 ڈالے۔ اور مصافحہ و مصافحہ کا مشن حاصل
 کر کے خواہ بائے تکبیر کے درمیان انہیں نصرت
 کہہ م حجاب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں
 حیرت سے منزل مقصد پر پہنچائے
 اور اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور
 آپ کے وجود کو رشتہ امت احمدیت کا
 موجب بنائے۔ آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد تحریک جدید مجاہدین اور جماعتیں فوری تو فرمائیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان
 کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرہویں
 سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے نئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ
 ۱۰ ارذری قریب آ رہی ہے اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے
 نا حال وعدے نہیں پورے کئے وہ فوراً وعدے سمجھا دیں۔

ضلع ڈیرہ غازیخان کے شمالی حلقہ میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات کا نتیجہ
 ضلع ڈیرہ غازیخان کے شمالی حلقہ میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات ہوئے ہیں اس انتخاب
 میں میرے ان جماعت احمدیہ نے عطا محمد صاحب ہزار کے حق میں ووٹ دیئے۔ اور تمام جائز ذرائع
 سے ان کی تعداد کی گئی۔ چنانچہ یہ اطلاع فوری کا موجب ہے کہ موصوفت قادیان زیادہ ووٹ
 حاصل کر کے کامیاب ہوئے ہیں۔ جماعت نے اس امر میں جس متحدہ تعاون سے مدد کی
 ہے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کا باعث ہے۔ امید
 ہے کہ دیگر جماعتیں بھی اسی طرح نیک نمونہ سے اپنی طاقت کو بہترین مفاد میں یکجہتی
 کے ساتھ جمعیت صرف کریں گی۔ چارے اتحاد میں ہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔
 ناظر امور خارجہ سید علیہ الرحمہ

۴ ایک ماہ کے بعد حضرت صاحب پر ہی انگلستان کریں سبکدوش زیادہ ہو قربانی کریں۔ کیونکہ دین کو
 دوزخ کا راستہ نہایت ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ وعدوں کی فرستیں۔ اور فوری ایک پہنچ جائیں۔ وکیل الحال

سما جیوں یا ان کے پردھانوں کو غلط بیانی کرنے سے کیا فائدہ؟ کیا اب بھی جہاں خوشحال چند جی اپنی غلط بیانی کی تردید کریں گے؟
(دخاکر ابو الوطاء جالندھری)

مرکز تشفیہم کی مخلصانہ دعوت قبول

صورتیں برداشت کرتے ہوئے خدائے واحد و
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو
دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی جانی
ڑواتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کو جو شکوہ ہے
تو یہ ہے کہ ہم نے پیٹ فارم پر کھڑے ہو کر یہ
خدمت کیوں بجا لارہے ہیں۔ سو میرے محترم
آپ کو غلط فہمی ہوئی۔ پیٹ فارم وہی ہے ہاں
ہم جو لوگوں کی غفلت اور کوتاہی کے باعث غیر
کئی سٹورکروں سے ٹوٹ پیوٹ کر بوسیدہ ہو چکا
تھا۔ مرزا صاحب علیہ السلام نے تو معروف دوبار
ایک میل کانٹے سے درست کیا۔ اور خود آپ کی
اسی اس پر کافی گواہی ہے کہ پیٹ فارم نہیں بدلنا
بصورت دیگر ان کو یہ کامیابی حاصل نہ ہوتی۔
پس اصل فیض تو کام کرنا ہے۔ محض مرکز بنانا ادارہ
قائم کرنا یا نئے والوں کا استقبال کرنا ایک معمولی کام
کیا آپ لاہوریں بیٹھے یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ وہ منبر
جس کی کشتی ایمان و ہدایت کے بحیرہ فارسیں و گمراہی
رہی ہے۔ وہ آپ کے مرکز بنائے اور ادارہ قائم کرنے
پارہو جائیگی۔ اور وہ سب آپ کے خیالی استقبال
کا سودا لئے ہوئے پروانہ وار مرکز تنظیم میں آئے
شروع ہو جائیں گے۔ نہیں نہیں مرکز نہیں۔ وہ منبر
خدائے درندہ ہے دور ملک اگر یہ کیا جائے کہ
انسانیت کے کوئوں دور ہے۔ آپ کی اس کوشش
بے مشابہ ہو سکتی ہے اس تک تو آپ کی ہوائی بیچ
مال اگر ہمیں دعوت دینی ہے۔ گو دنیا میں بیوقوف
قائم کرو۔ اسلام اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ۔
خدائے قدوس اور اس کے پیارے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم دنیا میں لہرانے
لئے کچھ کر کے دکھاؤ اور احمدیت سے آگے بڑھو
بجہ تمہارا حق ہے کہ اعلیٰ کی خاطر ادنیٰ کو چھوڑنے کے
میں دعوت دو۔

مگر یاد رکھو۔ کہ تم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ اور
 اگر کوئی کہے کہ احیاء خدا سے ذوالجہل کے حکمت
 ٹھوڑی ہوئی اور آج اسی کے آئینہ میں ہی وہ یاد رکھ
 ظہر کہاں ہے۔ تم ہزاروں کشت اس کے شامے کی کرو۔
 خود خدا کے پیار سے محمود ایدہ اللہ العالیہ وندہ الی
 ہائے شمر تھیں ناما میں نامزدی پر ہر روز کہہ
 جیو یا سب کے کھیلنے والے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے متعلق بیان کئے ہیں۔ وہی عقائد سوامی دینا منتر جی اور آریہ سماجیوں کے ہیں۔ تو سدا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جب الی لہنی ہے۔ تو عام آئینہ

مہتمم صاحب مرکز تنظیم اہل سنت لاہور نے
زمیندار ۱۲ رجسٹری میں ایڈیٹر صاحب الفضل
اور تمام اکابر و علماء قادیان کو مختلف دعوت
دی ہے کہ ”آپ ایک نئی نبوت کے بیٹے فارم
کے بجائے پرانی نبوت کی سیٹیج پر اگر صحیح اسلام
کی خدمت سرانجام دیں“ جس سے آپ کا مطلب
یہ ہے کہ قادیان کو جوڑ کر مرکز تنظیم میں شامل
ہو جائیں۔ حالانکہ مہتمم صاحب مذکور کو کئی معلوم
ہے۔ کہ اہل قادیان کا یہ عقیدہ دینے کے
برتر گمان دوہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
میرے محبت سر اکابر و علماء قادیان کو کجا

یہ ان کی فحاشی کی بھی مسمی نہیں کر سکتا۔ مگر ان کا
دوم احمدیت اور اسیر نادیاں ہونے کی حیثیت سے
ایک کی دعوت پر ایک کہتے ہوئے ہیں الفاظ متضاد ہیں
کہ ادنیٰ چیز کو اعلیٰ کی خاطر تو قربان کیا جاسکتا
ہے۔ مگر اعلیٰ کو ادنیٰ کے لئے قربان کرنا کونسا محال
ہے۔ اور یہ چیز تو آپ کو بھی مسلم ہے۔ کہ آج تک
مسلمانوں کو کوئی مرکز نہ تھا۔ ادارہ نہ تھا اور نہ
اسلام کی طرف آنے والوں کے استقبال کا
قوی انتظام تھا مگر اس کے مقابل قادیان ایک
یہیں جگہ ہے۔ جو تمام دنیا کے احمدیوں کا واحد مرکز
ہے۔ لاکھوں لاکھ ان میں ہر گوشہ عالم میں پہنچے پیر
ہم کے ادنیٰ اُسا دے پر جان دینے کے لئے رنج و
مشقت میں۔ اور قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے۔
نہ نہ صرف ہر شخص کے لئے جو اسلام میں آئے
مقبول کا انتظام ہے۔ بلکہ دنیا کے ہر ان کو اسلام
لانے کا بھی انتظام ہے۔ غالباً آپ کو میری اس بات
اختلاف نہ ہوگا۔ کہ آج جس رنگ میں حاجتِ اُمم
اسلام کے خدمت کی حالت ہے۔ دوسرے تمام مذاہب کے

پھر جان آریہ پر اور بیشک تیری زندگی سبھا کی خطرناک غلط بیانی
ازالہ اولیٰ میں قرآن شریف کے متعلق کیا لکھا ہے ؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لور کوئی ہمارے لئے نادی
اور مقتدا نہیں۔ جس کی پیروی ہم کریں۔
دراز لہ اذنام صلی اللہ علیہ وسلم

۲۰) ہم مجتہدین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شخص یا لفظ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منہایب اللہ معنی ہو سکتا۔ جو احکام فوقانی کی ترجمان یا تفسیر یا کسی ایک حکم کی ترمیمی یا تفسیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ (دلائل احکام ص ۶۱-۶۲)

(۳) قرآن کریم کی جیسا کہ اس کی بلاغت و فصاحت و معانی و معارف کی رو سے کوئی چیز مثل نہیں ملے گی۔ ایسا ہی اس کی صحت کاملہ اور مخلوطیت اور ماریب فیہ جو نہیں ملے گی کوئی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔
(انوار اوہام ص ۳۸)

۱۔ اسے بندگان خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف
میں غیر محدود صاف و صاف کلامی اعلیٰ کمال
محظوظ ہے۔ جس نے ہر ایک زمانہ میں ستموار سے
یادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت
کے ساتھ جو کچھ تشبیہات پیش کرتا ہے۔ یا جس
سم کے اعلیٰ صاف کلامی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسکی پوری
دراغت اور پورا التزام اور پورا مقابہ قرآن
شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص جو سب سے یادہ
مربوب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی
ہوئی ایسی الٰہی صداقت نکالی نہیں سکتے جو قرآن
شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف
کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔
ازالہ اوام ص ۱۱۱۔

یہ چاروں عباریں نہایت واضح اور روشن
ہیں۔ کیا ثبوت دیا جڑی نے قرآن مجید کے
معلق ایسے ہی پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا ہے؟
اور انگریز اور یقیناً نہیں۔ تو ہم ششہ خوشحال
یہیے ذمہ دار اور سماج پر مدھان کا ایسی غیر ذمہ دار
و اخلاف و اقربا بات کہنا کہ ہم کو روایا جو سکتا ہے؟
آزادی سماج یہ تسلیم کر سکتے۔ کہ جو عقائد سیدنا

مہابوشتہ خوشحال چند جی پردھان اُرسہ
پرویشک پرتی دھسی سچانے ستیانہ پراکشی
کے تعلق دفاع کرتے ہوئے ایک نہایت خطرناک
غلام بیانی کی ہے۔ وہ عام مسلمانوں کو مخالف
کرتے ہوئے کھیتے ہیں کہ :-

۱۲۔ قادیانیوں کے نبی حضرت میرزا غلام احمد
سورگباشی نے **سیدنا** میں اپنی تصنیف انزالاوم
میں قرآن شریف کے متعلق جو کچھ لکھا ہے کیا
سوا جی نے اس سے بھی زیادہ کچھ لکھا ہے؟
اگر یہ گوت ۱۲ جنوری ۱۹۷۷ء

مہانت جی کا یہ بیان نہ صرف غلط جہالت پر
مبنی اور شرارت انگیز ہے۔ بلکہ اس سے بعینہً غیر محرک
غلام کی اس بہیمان تر شامشی کا گندہ تریں اثر بھی
نمایاں ہوتا ہے۔ جو انہوں نے محض عوام مسلمانوں
کو برا بھلا سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کے مستحق اقتدار کی نفی۔ مہانت خوشحال چند
نے غالباً کتاب انزال اودام کبھی نہیں پڑھی ورنہ
وہ اس قسم کی بے باکانہ بات نہ کہہ سکتے۔ کجا کوئی
دیوانہ جی کے وہ غلط اور خلاف واقعہ اعتراضات
جو انہوں نے قرآن مجید پر کئے ہیں۔ جن سے تیار کو
پر کرا کش کا چودھواں سکو لاس بھرا پڑا ہے۔
اور کجا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ
عاشت خانہ اور عقیدہ محمدانہ تصدیقات جو آپ نے
متفق کتابوں بلخصوص انزال اودام میں قرآن پاک
نے بارے میں درج کی ہیں۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ہی مہارت خوشحال چند ہی کی غلط بیانی کی
وضاحت کے لئے محض کتب ازالہ اوہام کے
مبیسوں اقتباسات میں سے صرف چار اقتباس
درج ذیل کرتا ہوں۔ حضرت بانی مسلسل احمدیہ
نیر از غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام
مترجم فرماتے ہیں:-

دا" اسے گویا بچوں میں کوئی نیا دین یا نیا تعلیم
سیکھانے نہیں آیا۔ بلکہ میں بھی تم میں سے اور تمہاری
فوج ایک مسلمان ہوں۔ اور ہم مسلمانوں کے لئے
بجز قرآن شریف کے اور کوئی دوسری کتاب نہیں
بھی پر عمل کریں یا عمل کرنے کے لئے دوسروں
کو ہدایت دیں۔ اور بجز جناب ختم المرسلین علیہ السلام

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلات سچ موعود!

۱۹۲۹ء میں ۱۵ جلد سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی پانچویں قسط درج ذیل کی جاتی ہے:-

مومن پر مصیبت کی تمثیل

فرمایا: جس قدر انسان عالی مرتبت اور صابر ہو تب ہے اسی قدر تکالیف سے آزمایا جاتا ہے۔ بیگانہ جس میں ذہر کا تخم ہے اس کو بھرگ نہیں ہوتا۔ کو خدا تعالیٰ اس کو ایسے امتحان میں ڈالے۔ جس میں صادقوں کو ڈالتا ہے۔ سو صابر و صبر پر ہی ہیں جن کو خدا اور جہات ملتا کرنے کے لئے دنیا کی تلخیوں کا کچھ مزہ چکھنا ہے۔ دنیا کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ جس طرح دن گزر جاتا ہے۔ آخر رات بھی اسی طرح گزر جاتی ہے۔ سو جو شخص خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتا ہے۔ وہ مصیبت کی رات کو ایسے کاٹتا ہے۔ جیسے کوئی سونے کی حالت میں رات کو کاٹتا ہے۔ اگر پروردگار ایمان کو سچائے رکھے تو مصیبت کچھ چیز نہیں لیکن اگر مصیبت کچھ لپی ہو۔ اور مرد منقطع ہو جائے تو نفعہ خدا باللہ من ذالک

عمل صالح کی تمثیل

فرمایا: زیادہ تر اس بات میں کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کسی طرح مولیٰ کریم راضی ہو جائے۔ ہر ایک سعادت اس کی رضا سے حاصل ہو جاتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ انسان رسوم کے طور پر کرتا ہے۔ وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ مگر جو کچھ مومنات اللہ کے حاصل کرتے ہیں۔ اسے صدق قدم سے کیا جاتا ہے۔ وہ عمل صالح ہے۔ جس کی انسان کو ضرورت ہے۔ عمل صالح بطور نیک نیت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے۔ اور قرب حضرت اہدیت حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر جس طرح مشرب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عمل صالح کے برکات اس کے آخری خیر میں مخفی ہوتے ہیں۔ جو شخص آخر تک پہنچتا ہے۔ اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے۔

وہ ان برکات سے مستمع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے غل صلیح کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کو اپنے کمال مطلوب تک نہیں پہنچاتا۔ وہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ باوجود اس کے کہ کچھ عمل صالح بھی لاتے ہیں مگر برکات ان اعمال کے ان میں نمایاں نہیں ہوتے کیونکہ خبیثہ کوئی مہرہ خام ہے۔ وہ پیچھے اور رسیدہ مہرہ کی لذت نہیں بخش سکتا۔ صبر برکتیں کمال میں ہیں۔ اور عمل ناقص میں کوئی برکت نہیں۔ بلکہ باوقات ناقص العمل انسان کا سچا حال پچھلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اور ان لوگوں میں جا ملتا ہے۔ کہ جو شخصی اللہ دنیا و الاخرتہ میں۔ سو حقیقی طور پر عمل صالح اس عمل کو کہا جاتا ہے کہ جو ہر ایک قسم کے فساد سے محفوظ رہ کر اپنے کمال کو پہنچ جائے۔ اور اپنے کمال تک کسی عمل صالح کا پہنچنا اس بات پر موقوف ہے۔ کہ عامل کی ایسی نیت صالح ہو۔ کہ جس میں بجز حق ربوبیت بجالانے کے کوئی اور غرض مخفی نہ ہو۔ یعنی صرف اس کے دل میں یہ ہو کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کے لئے یہ کیا گیا ہے۔ اور گو اطاعت بجا لانے پر تو اب مترتب یا بعد اس مترتب ہو۔ اور گو اس کا نتیجہ آرام اور راحت ہو یا تکلیف اور عقوبت ہو۔ لیکن ہر حال وہ اپنے مالک کی اطاعت میں رہے گا۔ کیونکہ وہ بندہ ہے۔ پس جو شخص اس اصول پر چلتا ہے عبادت کرتا ہے۔ وہ اس راہ کی آفات سے اہم میں ہے۔ اور امید ہے۔ کہ اس پر فضل ہو۔ لیکن اسے لازم ہے۔ کہ کسی امید پر زیادہ نہ رکھے۔ اور اطاعت اور عبادت کو ایک حق و ربوبیت کا سمجھے۔ کہ جو ہر حال ادا کرتا ہے۔ اور دوسرے گری ہے۔ خدمت میں لگا رہتا ہے اور اپنی کار گذاری اور خدمت کو کچھ

چیز نہ سمجھے۔ اور مولیٰ کریم پر احسان خیال نہ کرے۔ دینار و زرع آخرت ہے۔ اور فارغ باستی کچھ چیز نہیں۔ وہی لوگ مبارک ہیں۔ کہ جو دن رات اپنے زور سے اپنے اخلاص سے۔ اپنے تمام رجحان سے رخصت ہو کر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

لعل کی تمثیل

واقعات خواب کو حقیقت میں لانے کے لئے بشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے لعل کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ اس بات کے لئے کہ معجزانہ جو اب حیرت و ت سے حد فضل میں آئے۔ بہت سی حقیقتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اس بانی سے مشابہ ہیں۔ جو ہزاروں من مٹی میں زمین کے رنگ میں واقع ہے۔ جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں۔ لیکن بہت سی جان کنی اور محنت چاہئے۔ تاہم مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے۔ اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفا نکل آئے بہت مردان ہر دھڑا صدق اور وفا سے ہذا کو طلب کرنا موجب فتنہ بانی ہے۔ والذین جاہدا فینا لنھدھنہم سبلنا

گویندہ رنگ لعل شود در مقام صبر آوے شود و لیک سخن جگر شود

بیٹے کی تمثیل

فرمایا انسان کی اصلی توتوں اور طاقوتوں میں سے کوئی بھی بڑی قوت نہیں۔ صرف یہ استعمالی ہے ایک نیک قوت بری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اگر وہی قوت اپنے موقع پر استعمال کی جائے۔ تو وہ ہر امر نافع رسان اور خیر محض ہے۔ اور حقیقت میں انسان کو جس قدر قوتیں دی گئی ہیں۔ وہ سب اکی قوتوں کے اظہار ہیں۔ جیسے بیٹے کی صورت میں کچھ کچھ باپ کے نقوش آجاتے ہیں۔ ایسی ہی ہادی روجوں میں اپنے رب کے نقوش اور اس کی صفات کے آثار آگئے ہیں جنکو عادت لوگ خوب

شناخت کرتے ہیں۔ اور یہاں بیٹا جو باپ سے نکلا ہے۔ اس سے ایک طبعی محبت دکھائی دے۔ نہ بناوٹی اسی طرح ہم بھی جو اپنے رب سے نکلے ہیں۔ اس سے فی الحقیقت طبعی محبت رکھتے ہیں نہ بناوٹی اور اگر ہادی روجوں کو اپنے دسب سے طبعی و فطری عقول نہ ہوتا تو پھر لیکن کو اس تک پہنچنے کے لئے کوئی صورت اور سبیل نہ ہوتی۔

جاہل کی خموشی کی تمثیل

ایک مخالف اسلام نے جو اپنے نام کے ماسٹر کا لفظ لکھا کر تالفا۔ اسلام پر یہ اعتراض کیا کہ محمد صاحب کو کچھ خبر نہ تھی۔ کہ روح لیا چیز ہے۔ اور وہ اسے بھی کچھ نہ بتلایا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس وقت ماسٹر صاحب کی خوبی فہم اور حلیہ بازی کا تصور کر کے کچھ ایک حقیقت یاد آگئی ہے کہ ایک ایسا شخص کسی شہر میں تھا۔ جو ہمیشہ چپ چاپ رہا کرتا تھا۔ آخر اس کی خاموشی سے لوگ اس میں مہم میں پڑ گئے۔ کہ یہ کوئی بڑا فاضل اور دانشمند ہو گا۔ اسی خیال سے ایک جماعت کثیر اس کی خدمت میں حاضر ہوئے لگی ایک دن اس شخص نے اپنے دل میں سوچا۔ کہ مجھے اپنی عقلمندی ظاہر کرنے کے لئے کچھ بولنا چاہیے۔ سو جب اس نے دوچار باتیں ہی منہ سے نکالیں۔ تو تمام لوگ سمجھ گئے۔ کہ اگر اس شہر میں کوئی اور نادان بھی ہے۔ تو اس سے بدھکر کبھی نہ ہو گا۔ تب اس کے ارد گرد سے سب بھاگ گئے۔ اور ساری جماعت متفرق ہو گئی۔ اور وہ اکیلا رہ کر بہت درد مند ہوا۔ بڑی مصیبت سے ایک رات کاٹی سوچ رہے ہی اس شہر سے کہیں کو چلا گیا۔ اور جب اس وقت ایک دیوار پر گھر گیا۔ کہ اگر میں پہلے اپنی شکل کو آئینہ میں دیکھ لیتا۔ تو نادانی سے اپنا پر وہ فاش نہ کرتا۔

اساتذہ کی ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کیلئے چند قابل مستعد و فاضل شاگردوں کی ضرورت ہے۔ جو اساتذہ کی ضرورت ہے۔ گو نمٹ کر نڈوں کے مطابق ابتدائی تنخواہ دیا جائے گی۔ قادیان کی گردان سے فائدہ اٹھانے والے اسیاب جلد روجو اسیت میرے نام پر بھیجوا دیں۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظور سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکریٹری شیشی مقبرہ)

نمبر ۹۶۹۴:- منکہ فضل بی بی عرف (بھی)، بنت میاں نظام دین صاحب مرحوم قوم لکھے زنی عمر ۶۰ سال بیوت ۳۰ سال کن عقد غلام نبی ڈاکٹرانہ ڈیر پوال ضلع گورداسپور لٹاچی ہوش دھواس بلاجروا گراہ آج تاریخ ۱۵/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ گذشتہ سال میرے پاس مبلغ یکھصد روپیہ تھا۔ ان دنوں میں نے وصیت کا ارادہ کیا مگر نام پُر کر کے نہ دے سکی اور وصیت کی نیت سے مبلغ دس روپیہ پہلے میں نے الگ رکھ لئے چونکہ میں بوجہ نابینائی کوئی کام نہیں کر سکتی۔ لہذا میری کوئی آمد نہیں بلکہ توکل پر گزارہ ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ وہ رقم خرچ ہو گئی۔ چونکہ میرا گذشتہ سال

سے مصمم ارادہ تھا اور یہ حصہ کارہ میرے بھی اسی نیت سے مبلغ دس روپے رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اس ایک سو روپے پر وصیت کرتی ہوں اور فی الحال میری سالانہ آمد ۲۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں تازلیت اپنی اس آمد کا سوال حصہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ آمین آگے اپنی زندگی میں کوئی جائیداد نہ لاول تو میری وفات کے بعد اس کی بھی صدقہ انجمن احمدیہ قادیان ناک ہوگی۔

الامنتہ:- فضل بی بی عرف فحی۔ گواہ شدہ حاجی محمد اخیل نائب صدر دارالبرکات گواہ شدہ: محمد حسین حسین دارالبرکات

نمبر ۹۶۹۵:- منکہ مرزا عبدالرحمن ولد مرزا غلام نبی صاحب قوم منغل ہمیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور لٹاچی ہوش دھواس بلاجروا گراہ آج تاریخ ۱۵/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذرہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۶۲/۴ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اثاثہ باقیات سے ادھر تار ہو گیا۔ ۶۰ اپنی آمد میں کئی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کر دوں۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:- مرزا عبدالرحمن ڈویرنل کو بھی ڈویرنل پشاور صدر۔ گواہ شد:- لثارت الرحمن لیچکر تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ گواہ شد:- مرزا عبد اللہ جان۔ بی

سی ایس ب جج پشاور نمبر ۹۶۹۵:- منکہ سعید احمد ولد محمد علی عبدالرحمن صاحب قوم آرائیں علیہم العین نے عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالانوار لٹاچی ہوش دھواس بلاجروا گراہ آج تاریخ ۱۶/۹/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۸۶ روپے نقد جو میرے والد صاحب کے پاس موجود ہیں اور تین روپے خیرات خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو آمد مجھے ہوگی۔ اس کا بھی پلہ حصہ ماہوار ادھر تار ہوگا اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دوں یا مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔

العبد:- سعید احمد دارالانوار گواہ شد:- علی محمد اصحابی سوسی گواہ شد:- چوہدری عبدالرحمن والد سوسی گواہ شد:- عطا محمد صدر دارالبرکات شرقی۔

روح نشاط اس کا دوسرا نام حلیہ کا زبان غنیری تریاتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق، مراد یہ غنیر نشہ یا قوت کشتہ زرد کشتہ لکھ شیب۔ کشتہ زہر چھ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی بڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ و جسم کے تمام چھوٹے کواقت جیسے میں بننے پر دماغی کام کو نبھانے کے لئے نفٹ ہے جو توں کو راضی جم مثلاً امتناق الرحم میں بھی مفید ہے کھانسی اور پلٹنے والے کو دکر تبے نفیت فی چھانکافس پڑے طلبہ عجائب گھر قادیان

تشریح کبیر آپے امرت و تاجہ اور لسی ہی دار دواؤں کی تعریف سی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوئے کہ زبان کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید و زود اثر ہے۔ بیٹے کی درد میں ایک یا دو قطرے کھالینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ بخندہ کی تشنجی درد جو بیا کو تر پادتی ہے۔ بیاہر کہتا ہے کہ اسکے معودہ کو کوئی پکڑ کر دوڑا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر ملے معودہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دوسکینہ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچہ کو اور بھڑکے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں خود آتی آجاتی ہے اور لیکن بیل ہوجاتی ہے۔ دستوں اور منہ میں زرد اثر اور جڑو ہے فرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ خالق کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کے دیکھیں آپ خود فصد کر لیتے کہ یہ جو دواؤں سے اسکا زیادہ اور فوری اثر ہے نفیت بڑی شیشی تگے درمیان شیشی پر چھو شیشی ۱۲ علاوہ محصول اک۔

حالتہ کا پتہ:- دوا خانہ خدمت خلق قادیان

خون

انیمیا یا کم خون کا بہترین علاج

خون تمام اعضاء بدن کو غذا اور روح پہنچاتا

اور زہر پلے مادیوں کو جسم سے خارج کرتا ہے۔ تمام اعضاء جسم خون سے ہی زندہ ہیں۔ خون بدن کے ہر ایک حصہ کی غذا کیلئے موافق ہو گیا کرتا ہے۔ کمی خون خواہ کثرت حیض بوا سیر یا عرصہ تنگ کی بیماری مثلاً بلیر یا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے ہو۔ ان تمام حالات میں خندلین کا استعمال نہایت مفید ہے۔

قیمت: ایک روپیہ ڈویرنل کے لئے کا پتہ:- دوا خانہ دارالبرکات

تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے اکٹھ

عبد اللہ الدین سکندر آبادی !

مستند حضرت عقیقۃ المسیح الثانی ابرہہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دہ قمریہ مودھ ۱۳ راکتہ ۱۹۶۷ء بمقام بارگ
ڈوئیٹی دہی اجارہ الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۶۷ء میں اسی طالب علم تھا عبد الرحمن صاحب کا غانی مرحوم خلیفہ اجارہ
میں اٹھارہ گز گولیاں کا اشتہار چھپا کرے۔ وہ بھی طالب علم تھے۔ وہ مجھ سے پہلے سے پڑھ رہے
تھے۔ اسلئے وہ مجھ سے سن رہے تھے۔ ہم خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے طلب پڑھنے تھے۔ "کیس رہی اٹھارہ
گز گولیاں بنام محافظ اٹھارہ گز گولیاں عبد الرحمن کا غانی کے اپنے قدیمی قلم کہ وہ دواخانہ رحمانی میں
۱۹۶۷ء سے خالص اجزاء کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ جن سکہ گھر میں سودی مرض اٹھارہ لاکھ ہو
دہ فوراً محافظ اٹھارہ گولیاں اسکو کہ اپنے گھر استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ گھر
منیجر حکیم حاوق عبد القدیر کفانی (دست یافتہ) لیسبرج الرحمن کاغذی غانی (دایا)

محلى الجوامع

محبوبہ طراک وغیرہ بڑے خیرات مقامی شہر و قند
اصحاب و دوزانہ صحیح تشریف لا کر انکھنیں لگا
سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی مختصر چشم
الحکمہ طراک قادراں

درد و دنگ کی انگوٹھا پہناؤ فی دانتوں کے درمیان کی

رقمائے اور ہینسٹا حائے

جوا اصحاب دانتول کے شد بدردو میں مبتلا
ہوں ، اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود
کدام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو لمبی اصحاب
کے انکم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور کاشت
تشریف لاکر کسی فرما سکتے ہیں۔ میں اس کی
جبکی قیمت و در نہ بے خرید کر خود استعمال
کے سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں
بیرونی اصحاب طرح پینگ و ڈاک کے
ذمہ دار ہوں گے۔ یہی ہی دفعہ لگانے
سے فوراً درد جاتا رہتا ہے۔
ڈاکٹر عبد الرحیم و بلوئی محمد حنیف
الحکمہ عظمیٰ طرک قادیان

ایک تجارتی رسالہ کا اجراء

(تشکیل التیارات تحریک جدید)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
روزانہ استعمال کی چیزیں۔۔۔۔۔ پائیڈا اور دیلہ زیت چاہیے
کی مقبولیت ”سالم“ ٹارچ صرف اسی وجہ سے ہے
Sole & Distributors 17/5
Dominion Agencies Badin
سالم روز ٹر اینڈ کمپنی قادیان

اعلان رکاب { حضرت حقیقہ المسیح

دشمن کی ضرورت ایک معجزہ و مہر
 رشتہ کی ضرورت خاندان کی کڑائی
 عمر ۲۲ سال کے لئے دشمن کی ضرورت ہے
 رشتہ کی ڈاکڑی امتحانِ راجم - ایل - ایس اپاس
 کسے کے بعد ضلع کے صدر مقام پر فائز
 پیش میں لیدی ڈاکڑ ہے۔ راجا خلیفہ احمدی
 اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا چاہیے۔ قوم حب
 یاد و اجیت کے لئے ترجیح ہوگی۔
 (۱) معرفت شیخ الفضل قادیان

حضرت
اعلان نکاح
الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے
میرے نبیؐ کی شیعہ ظہور احمد صاحب غلف
شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر جم حیدر آباد
سندھ کا نکاح امۃ المنان بیگم صاحبہ بنت
خان میر صاحبہ باڈی گادو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
بعض ایک زور و دہریتی ہر مسجد مبارک میں بعد
کماز مغرب عشاء و صبح پڑھا مگر بدھ جو پڑھا، احباب
و عافروں کو لائے تھی کہ رستم بہن کیلئے بزرگ کر کے
خاک رشتہ فیض ایلے لائے تھے صاحب

کے روزگار مفت طلب کریں! ہمارے پاس تشریف لا کر علیٰ طور پر اپنے گھر بیٹھے ہی ہر قسم کے کام کی سہولت

وانگریز صابن گھسیا وڑھیا بطریق سرود گرم سوڈا کا شنگ پر فیوہری خوشبودار تیل و عطریات
کریم فیض پور و دیگر بنانا سیکھیں۔ خواہد مفت طلب کریں نیز مشہور ہونے والی دولت
کی بارش۔ شہنشاہی کے بہترین و مفید نمبر شنگ پر فیوہری نمبر صنعت و رحمت نمبر تھاپان ماری نمبر مینا
ماری نمبر سیاہی ماری نمبر پاش و درخش نمبر گھس یو و ستکاری نمبر صنعت حاصل کرنے کیلئے لکھنؤ
شنگ میں بھیج چکھڑ سوپ کیکسری و بستر و نمبر چکھڑ ضلع لائل پور پنجاب

جہاں لو کی خرید و فروخت کے متعلق صحیح سے خط و کتابت کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۱ جنوری :- آج صبح دستور ساز اسمبلی کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ اس سے پہلے اسمبلی کے چیرمین ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک کیٹیگی کے تیارہ نمبروں کے ناموں کا اعلان کیا۔ ان میں مولانا ابوالکلام آزاد، سردار دلہیا، بھائی پٹیل، سردار اعلی سنگھ، ڈاکٹر ستیا نارائن سنہا، مسٹر کے۔ ایم منشی اور دیوان جرن لال کے نام بھی شامل تھے۔ آج بذاتِ ہندو نے ریاستوں سے گفت و شنید کرنے والی کیٹیگی کے اختیارات برٹلے کے لئے ایک قرارداد پیش کرنی تھی۔ لیکن برٹلے نے یہ چونکہ اسمبلی میں موجود نہ تھے اس لئے یہ قرارداد پیش نہ ہو سکی۔ اور اس میں اسمبلی کے مقاصد کے متعلق قرارداد پر بحث شروع ہوئی۔ جس میں مختلف جمہور نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر جیا دے نے اپنی ترمیم کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا میرا خیال تھا کہ اس قرارداد کی منظوری کو ملتوی کرنے کے متعلق میری ترمیم سے مسلم لیگ اور ریاستوں کے نمائندے اسمبلی میں شامل ہونے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن میرا خیال غلط نکلا ہے۔ اس لئے میں اب اپنی ترمیم پر زور دینا نہیں چاہتا۔

کراچی ۱۸ جنوری :- امریکہ سے فوٹو گرافات سوئٹزرلینڈ میں کراچی پہنچ گیا ہے۔ گو لمیو ۱۸ جنوری :- لٹاک کی حکومت نے ہمارے میں دہلی میں ہونے والی ایشیاء کانفرنس میں لٹاک کی نمائندگی کے لئے جاردونا کو مقرر کر دیا ہے۔

قاہرہ ۱۸ جنوری :- وزیرِ اعظم مصر ام نقر اشقی پاشا نے بتایا کہ سوڈان کے متعلق ابھی تک برطانوی حکومت سے بات چیت ہو رہی ہے۔ اگر یہ کام کامی ہو تو اس معاملہ کو اتحادی اقوام کی سیکورٹی کونسل میں پیش کیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۹ جنوری :- کل ۸۹۹ افراد کے معاہدہ کے سلسلے میں سارے مصر میں بی نامی کارڈن مٹا دیا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے سوڈان کو مصر سے الگ کر دیا گیا تھا۔ اور سوڈان پر برطانیہ اور مصر کا مشترکہ تسلط نسق ہو گا۔

دہلی ۲۰ جنوری :- حکومت ہند نے

علاقہ شرف پور کو برائیت کی ہے۔ مکہ وہ راجہ سے پہلے کی صنعتوں کے حالات اور مطالبات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گا۔ ان صنعتوں کی حفاظت کے لئے فیملک سے آلے و اسیالے پر جوڑ دی گئی تھی۔ کیا اب اس کی ضرورت ہے یا نہیں۔

قاہرہ ۲۰ جنوری :- فلسطینی عربوں کی مجلس عالیہ کے چار نمائندے کل قاہرہ پہنچے جہاں وہ سابق مفتی اعظم سے ملاقات کریں گے۔ یہ نمائندے فلسطینی کانفرنس میں شمولیت کے لئے بدھ کے روز قاہرہ سے لندن روانہ ہو جائیں گے۔ ان نمائندوں میں مجلس عالیہ کے لوگس چیزین جال صیف بھی ہیں۔

طہران ۲۰ جنوری :- ممبرین کا خیال ہے کہ ایران کے عام انتخابات میں قوام السلطنت و وزیرِ اعظم کی ڈیوکر ٹیک پارٹی کی کامیابی یقینی ہو گئی ہے۔

دہلی ۲۰ جنوری :- صوبوں اور ریاستوں کے گورنرک کے اسٹروں کی ایک کانفرنس آج دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس سال کے پہلے تین ماہ کے لئے مختلف صوبوں اور ریاستوں کے لئے اناج کا جو کھانا جو کیا گیا تھا۔ اس پر وزیرِ داخلہ نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ گندم کی کمی تھوڑی سی عرصہ کے لئے ہے۔ ہمارے مارج تک یہ کمی دور ہو جائے گی۔

دہلی ۲۰ جنوری :- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر آر تھرنٹرسن نائب وزیرِ تھرنٹرسن تھرنٹرسن سے وزیرِ ہند کی سرسوں کو معاوضہ دینے کی سکیم پر حکومت ہند سے جو گفت و شنید کر رہے تھے وہ ختم ہو گئی ہے۔ اب مسٹر تھرنٹرسن برطانوی گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے واپس برطانیہ جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری :- ایڈیٹر شریں کونیو کی معیاد میں مزید ایک ہفتہ کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔

لندن ۲۰ جنوری :- معلوم ہوا ہے کہ

آجہاد کے فساد زدہ علاقوں میں احتیاطی اقدام کے طور پر پیش کیا۔ جو پھر بھانگا پور اور بھیر کے اضلاع میں ۵۷ فٹ پور لیس سٹیشن قائم کئے جائیں گے۔

برٹکون ۲۰ جنوری :- رٹون میں برطانوی اور بری فوجیں تیار کھڑی ہیں۔ کیڈنگ شہر میں کیڈنگ پارٹی اور پولیس میں فساد کا خطرہ ہے۔

حیدرآباد ۲۰ جنوری :- شاہ عبداللہ دہلی مشرق اور دن رات سے آج حیدرآباد پہنچے ان کے اہلکار اور علی امر گوری اسٹروں نے ان کا استقبال کیا۔ گارڈ آف آئز کیلئے کے بعد وہ کار کے ذریعہ علی رواد میں گئے۔

لاہور ۲۰ جنوری :- رٹونوں کے تیل پر سے کنٹرول ہٹانے کے بعد تیل نہ صرف بازار میں انٹر اسٹریٹس سے شروع ہو گیا ہے بلکہ بھاد بھی دھن دھن سے من گڑ گیا ہے۔

دہلی ۲۰ جنوری :- مسٹر آر تھرنٹرسن نائب وزیرِ ہند آج وزیرِ داخلہ کی کونسل میں اسمبلی کے اجلاس میں گئے۔ اور انہوں نے قریب ایک گھنٹہ تک ایس بی اسمبلی کا نوٹی کلا خط کیا۔

کولکٹہ ۲۰ جنوری :- حکومت بنگال نے ضعیف العمر اور صاحبِ احتیاج اسیروں اور مصنفوں کو پیش دینے کی سکیم مرتب کی ہے۔

جنا پور صوبہ کے دو مسلمانوں اور ایک ہندو ترقی اور مصنفوں کو پھیر سچا س اور چالیس روپے کی پیش اور پھر نہیں کئے دینا منظور کیا ہے۔

پیرس ۲۰ جنوری :- سائیگن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی فوج نے میونسپلٹی کی محافظ فوج کو محاصرے سے بچانے کے لئے سپر سونیک پلان پر حملہ کر دیا ہے۔

لندن ۲۰ جنوری :- جرمنی سے آمد کا سرکاری اطلاعات منظر ہیں۔ کہ دوس جاپانی رہے۔ اتحادی و ملک کے نائب وزیر کے خارجہ کی آئندہ ٹینک میں بیٹری پیش کر کے کرپے اتحادی و ملک جرمنی سے اپنی فوجوں کو فوراً ہٹانے کا جرمنی سے معاہدہ امن طے کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah